Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۲۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل ربوہ
بروز جمعرات
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۶۱/۲۶ | ۱۲ ربیع الاول ۱۳۹۲ھ، ۲۷ شہادت ۱۳۵۱ھش، ۲۷ اپریل ۱۹۷۲ء | نمبر ۹۵

69

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۶ شہادت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اسلام آباد میں قیام فرما ہیں ۔ حضور کی صحت کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ۔

حضور نے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو امیر مقامی مقرر فرمایا ہے ۔

ربوہ ۔ ۲۶ شہادت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت تاحال درد کمر (ڈسک) کی وجہ سے ناساز ہے ۔

احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے ۔ آمین ۔

مکرم چوہدری رشید احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے ۲۴/۹ کو دوسرا لڑکا عطا کیا ہے ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مولود کا نام از راہِ شفقت سلیم الدین تجویز فرمایا ہے ۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا کرے اور خادم دین بنائے ۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

اعلان تعطیل

۲۷ اپریل بروز جمعرات یوم سیرۃ النبی کی وجہ سے دفتر الفضل میں تعطیل ہے اسلئے ۲۸ اپریل کا پرچہ شائع نہیں ہوگا ۔ قارئین مطلع رہیں ۔

(منیجر الفضل)

مجالس انصار اللہ صوبہ سرحد کا سالانہ تربیتی اجتماع

صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی منظوری سے مجالس انصار اللہ صوبہ سرحد کا سالانہ تربیتی اجتماع مورخہ ۲۹، ۳۰ شہادت / اپریل ۱۳۵۱ ہش / ۱۹۷۲ء کو مردان میں منعقد ہو رہا ہے جس میں مرکز سے علماء کرام بھی شرکت فرمائیں گے ۔

صوبہ سرحد کے جملہ انصار سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر فائدہ اٹھائیں ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء ۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسے

تمام جماعتوں کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۲۷ اپریل کو منعقد کیا جائے ۔ اس جلسہ کا اہتمام شایانِ شان طور پر کیا جائے ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے ۔ جلسہ کی رپورٹیں نظارت کو بھجوائی جائیں ۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ارشادات حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم اپنی اصلاح کی فکر رکھو گے تو میں تم میں خلیفہ مقرر کرتا رہونگا

خلیفہ کا انتخاب بظاہر لوگوں کے ہاتھ میں ہے مگر باطنی طور پر خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے

"اسلامی اصول کے مطابق یہ صورت ہے کہ جماعت خلیفہ کے ماتحت ہے اور آخری اتھارٹی جسے خدا نے مقرر کیا اور جس کی آواز آخری آواز ہے، وہ خلیفہ کی آواز ہے۔ کسی انجمن کسی شوریٰ یا کسی مجلس کی نہیں ہے ۔ یہی وہ بات ہے جس پر جماعت کے دو ٹکڑے ہو گئے ۔

خلیفہ کا انتخاب ظاہری لحاظ سے بے شک تمہارے ہاتھوں میں ہے تم اس کے متعلق دیکھ سکتے ہو اور غور کر سکتے ہو مگر باطنی طور پر خدا کے اختیار میں ہے ۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ۔ خلیفہ ہم قرار دیتے ہیں اور جب تک تم لوگ اپنی اصلاح کی فکر رکھو گے، ان قواعد اور اصول کو نہ بھولو گے جو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ضروری ہیں تم میں خدا خلیفہ مقرر کرتا رہیگا اور اسے وہ عصمت حاصل رہے گی جو اس کام کے لئے ضروری ہے ۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ص۲۳ منعقدہ اپریل ۱۹۲۵ء)

"کہتے ہیں بیٹے کو خلافت کیوں مل گئی ؟ میں حیران ہوں کہ کیا کسی ولی یا نبی کا بیٹا ہونا ایسا ناقابلِ عفو جرم ہے کہ اس کو کوئی حصہ خدا کے فضل سے نہ ملے اور کوئی عہدہ وہ نہ پائے ؟ اگر یہ درست ہے تو پھر نعوذ باللہ کسی ولی یا نبی کا بیٹا ہونا تو ایک لعنت ہوئی برکت نہ ہوئی پھر انبیاء علیہم السلام اولاد کی خواہش یونہی کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعودؑ کی اولاد کی پیشگوئی نعوذ باللہ لغو کی ۔ اور خدا تعالیٰ نے مسیح موعودؑ سے جو وعدے کئے وہ برکت کے وعدے نہ تھے (نعوذ باللہ من ذالک) اور اگر یہ پیر پرستی ہے کہ کوئی بیٹا وارث ہو تو پھر اسکے معنے تو یہ ہوئے کہ پیر کی اولاد کو ذلیل کیا جائے تاکہ پیر پرستی کا الزام نہ آئے پھر احترام اور عزت و تکریم کے دعوے کس حد تک درست سمجھے جائیں ؟

سوچو اور غور کرو ۔ میں تمہیں کھول کر کہتا ہوں کہ میرے دل میں یہ خواہش نہ تھی اور کبھی نہ تھی ۔ پھر اگر تم نے مجھے گندہ سمجھ کر میری بیعت کی ہے تو یاد رکھو تم ضرور پیر پرست ہو لیکن اگر خدا تعالیٰ نے تمہیں پکڑ کر جھکا دیا ہے تو پھر کسی کو کیا ؟

یہ کہنا کہ میں نے انجمن کا حق غصب کر لیا ہے بہت بڑا بول ہے کیا تم کو معلوم نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میں تیری ساری خواہشوں کو پورا کرونگا ۔ اب ان لوگوں کے خیال کے موافق تو حضرت صاحبؑ کا منشاء اور خواہش تو یہ تھی کہ انجمن ہی وارث ہے اور خلیفہ اُن کے خیال میں بھی نہ تھا تو اب بتاؤ کہ کیا اس بات کے کہنے سے تم اپنے قول سے یہ ثابت نہیں کر رہے کہ نعوذ باللہ خدا نے ان کے منشاء کو پورا نہ ہونے دیا ۔"

(منصب خلافت ص۳۸، ۳۹ از حضرت مصلح موعودؓ تقریر ۱۲ اپریل ۱۹۱۴ء)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ ر شہادت ۱۳۵۱ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرتؐ کی غایت درجہ ہمدردی اور اس کا عملی مظاہرہ

یوں تو ہر مامور من اللہ کی فطرت میں سچی ہمدردی بنی نوع کی رکھی جاتی ہے اور یہ ہمدردی عام انسانوں سے بھی ہوتی ہے اور خاص اپنی جماعت کے افراد سے بھی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات میں ہمدردی کا یہ جذبہ اپنے کمال کو پہنچا ہوا تھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ آپؐ کل دنیا کی طرف مبعوث کئے گئے تھے۔ چونکہ آپؐ کل دنیا اور ہمیشہ کے لئے نبی تھے اس لئے آپؐ کی ہمدردی اور خیرخواہی بھی کامل ہمدردی اور کامل خیرخواہی تھی۔

یہ بنی نوعِ انسان کی ہمدردی اور خیرخواہی کا حد کمال کو پہنچا ہوا جذبہ ہی تھا کہ آپؐ ہر دم اور ہر آن اِس خاطر بے چین اور مضطرب رہتے تھے کہ کسی طرح لوگ راہِ راست پہ آکر اور حق قبول کرکے اللہ تعالیٰ کی امان کے نیچے آجائیں۔ آپؐ کی اِس انتہائی شدید تڑپ کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مخاطب کرکے فرمایا:۔

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ○ (الشعراء آیت ۴)

(اے نبیؐ!) شاید تو اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالے گا کہ وہ کیوں نہیں مومن ہوتے۔

نیز آپؐ کو مخاطب کرکے مزید فرمایا:۔

فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ط (فاطر آیت ۹)

اللہ جس کو چاہتا ہے (یعنی جس کو اس کے قابل پاتا ہے) اسے ہلاک کر دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے (یعنی اس کے قابل پاتا ہے) اس کو کامیابی کا راستہ دکھا دیتا ہے۔ پس (اے نبیؐ!) تیری جان ان کی وجہ سے حسرت و غم کے باعث ہلاک نہ ہو جائے۔

جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں تمام بنی نوع انسان کے لئے ہمدردی اور خیرخواہی کا جذبہ اپنے کمال کو پہنچا ہوا تھا اور آپؐ اسی غم میں گھلے جارہے تھے وہاں ایمان لانے والوں کی ہمدردی اور غمخواری اور ان کی ترقی و فلاح میں آپؐ ہر دم اور ہر آن مصروف رہتے۔ مومنوں کے لئے آپؐ کی ہمدردی اور خیرخواہی کے پیشِ نظر ہی اللہ تعالیٰ نے خود مومنوں کو مخاطب کرکے فرمایا:۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ (التوبہ آیت ۱۲۸)

(اے مومنو!) تمہارے پاس تمہاری ہی قوم کا ایک فرد رسول ہوکر آیا ہے۔ تمہارا تکلیف میں پڑنا اس پر شاق گزرتا ہے اور وہ تمہارے لئے خیر کا بہت بھوکا ہے اور مومنوں کے ساتھ بہت محبت کرنے والا اور بہت کرم کرنے والا ہے۔

الغرض ہر دو قسم کی ہمدردی یعنی عام بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی اور مومنوں کے ساتھ ہمدردی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے کمال کو پہنچی ہوئی تھی آپ بیک وقت کل دنیا کی طرف قیامت تک کے واسطے رسول بنا کر بھیجے گئے تھے۔ یہی وجہ ہے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے وجودِ باجود میں انتہائی کمال کو پہنچے ہوئے جذبۂ ہمدردی کا قرآنِ مجید میں بطورِ خاص اور بہ تکرار ذکر فرمایا اور اسی لئے کل نوعِ انسان کے ساتھ ہمدردی کے تعلق میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مخاطب کرکے فرمایا:۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ (انبیاء آیت ۱۰۸)

اور (اے نبیؐ!) ہم نے تجھے دنیا کے لئے صرف رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

اور مومنوں کے ساتھ ہمدردی اور غمخواری کے تعلق میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ط (التوبہ آیت ۶۱)

اور جو لوگ تم میں سے ایمان لائے ہیں (ہمارا یہ نبی) ان کے حق میں رحمت ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام بنی نوع انسان کے ساتھ غایت درجہ ہمدردی اور ایمان لانے والوں کے ساتھ انتہائی ہمدردی و غمخواری کا ثبوت کس رنگ میں دیا؟ یوں تو آپؐ نے ہمدردی و غمخواری کے عملی اظہار میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی لیکن آپؐ نے ان کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور اِس قدر درد و الحاح سے دعائیں کیں اور اِس بارہ میں اِس قدر گریہ و زاری سے کام لیا کہ ان کی قبولیت نے عرب کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔ چنانچہ آپؐ کی اِس بے مثال ہمدردی اور اس کے نتیجہ میں رونما ہونے والے انقلاب عظیم کا ذکر کرتے ہوئے آنحضورؐ ہی کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہوگئے اور پُشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اِس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا، کچھ جانتے ہو وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری رات کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ بِعَدَدِ هَمِّهٖ وَغَمِّهٖ وَحُزْنِهٖ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَنْزِلْ عَلَيْهِ اَنْوَارَ رَحْمَتِكَ اِلَى الْاَبَدِ"

(برکات الدعاء صفحہ ۱۰)

ترا وجود کہ رحمت ہے دو جہاں کے لئے

"کچھ اور چاہیئے وسعت مری زباں کے لئے"
کلام نقشِ تمنّا ترے بیاں کے لئے

جو تیرا نام لکھیں لفظ پھول بن جائیں
بہار خیز ترا ذکر اِس جہاں کے لئے

ہر ایک دَور کی ظلمت گریز پا تجھ سے
تو آفتاب ہے دُنیا کے کارواں کے لئے

وہ تیری ذات کو سمجھیں تو منکشف پائیں
جو ملتجی ہیں ابھی رازِ کُن فکاں کے لئے

متاعِ نوعِ بشر تیری ہستیٔ کامل
ترا وجود کہ رحمت ہے دو جہاں کے لئے

شعورِ حسن طلب کیا، کہ تیرا پیار ملے
جبینِ گریہ کُناں تیرے آستاں کے لئے

صفاتِ عجز کا پیکر تری صفات کے بعد
ہے سوچ سجدے میں اس بحرِ بیکراں کے لئے

بلند سرحدِ ادراک سے مقام ترا
خموشِ فکر تری ذاتِ لامکاں کے لئے

ہیں تیری خاکِ کفِ پا ہزارہا عابد
جو منتظر ہیں تری نظرِ مہرباں کے لئے

(مبارک احمد عابد
متعلم تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ نکاح

مومن کو ہمیشہ اپنے مستقبل کو سنوارنے کی کوشش کرنی چاہیئے کہ اسی میں اسکی بھلائی اور بہتری ہے
اُخروی دنیا میں بھی انسان کو اعمال بجا لانے پڑیں گے البتہ وہاں ابتلاء اور امتحان نہیں ہونگے

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

مؤرخہ ۲ر شہادت ۱۳۵۱ ہش بمطابق ۲ر اپریل ۱۹۷۲ء بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بارہ نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ اس موقعہ پر حضور نے جو خطبہ نکاح ارشاد فرمایا تھا وہ قارئین الفضل کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:۔

(یوسف سلیم شاہد ایم اے انچارج شعبہ زود نویسی)

خطبہ مسنونہ کے بعد سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی اس آیہ کریمہ میں جو میں نے آخر میں پڑھی ہے فرماتا ہے وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ (الحشر:۱۹) یعنی ہر آدمی اس بات پر نظر رکھے کہ اس نے کل کے لئے آگے کیا بھیجا ہے۔

زمانہ ماضی کا بھی ہے۔ حال کا بھی اور مستقبل کا بھی ہے۔ جہاں تک انسانی زندگی کا سوال ہے حال سب سے زیادہ اہمیت رکھتا۔

ماضی کا ہر لمحہ

حال کے ساتھ ہی سے گزر کر اس کا ٹھپہ قبول کرتا ہے۔ مثلاً ایک چھوٹا بچہ ہے اس کی عمر کا ہر روز اس کا حال ہے اور اس کی نشوونما پر حال کی ایک مہر لگ رہی ہے اور ایک نشان لگ رہا ہے۔ جب وہ ایک سال کی عمر کا ہو جاتا ہے تو گویا پہلا سال پیچھے چلا گیا اور دوسرا سال شروع ہو گیا پھر اسی طرح تیسرا سال یہاں تک وہ جوان ہو جاتا ہے اس پر جوانی کا سال آجاتا ہے اور پھر شادی کا سال آجاتا ہے جس طرح کہ آج کی یہ تقریب بہتوں کے لئے شادی کے سال کے مترادف ہے۔

پس سال کے زمانہ کا ٹھپہ ماضی پر لگتا ہے اور حال کو مستقبل کی بھی فکر کرنی چاہیئے۔

حال کا وہ زمانہ بڑا ہی بدقسمت ہے جس نے مستقبل کی فکر نہیں کی اور حال کا وہ زمانہ بڑا ہی خوش قسمت ہے جس نے خوبصورت بیل بوٹے ڈال کر اپنے زمانہ کو ماضی کی طرف دھکا دیا اور حال کے زمانہ ہی مستقبل کی خوبصورتیوں کا مستقبل کے حسن کا، مستقبل کے احسان کا، مستقبل کی کوششوں کا، مستقبل کی جدوجہد کا، مستقبل میں پائے جانے والے اللہ تعالیٰ کے انعاموں کا اور مستقبل میں حاصل کی جانے والی اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور اس کے فضلوں کا خیال رکھا۔ اسی لئے قرآن کریم نے فرمایا۔

وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ۔

گو اس آیت کو اس موقعہ پر بھی پڑھا جاتا ہے مگر یہ ہے۔

ایک مستقل اور بنیادی حکم

اس لئے محض حال مست ہو کر رہ جانا انسانی سرشت اور فطرت کے بھی خلاف ہے اور انسان کے وقار اور اس کی فراست کے بھی خلاف ہے۔

دراصل مستقبل کا خیال حال کے زمانے میں رکھنا چاہیئے تاکہ جس وقت مستقبل مرور زمانہ کے ساتھ حال میں داخل ہو تو وہ بڑا خوشحال اور پُر مسرت زندگی والا ہو اس حال کے لئے ہم نے تیاری کرنی ہے۔ لیکن یہ حال وہ حال ہوگا جو آج مستقبل ہے اور سال کے بعد وہ حال کے زمانہ میں تبدیل ہو جائے گا یا دو سال کے بعد حال بن جائیگا یا دس سال کے بعد حال بن جائیگا۔ تاہم جو مستقبل انفرادی حال نہیں بنتا اس کا مجھ سے یا آپ سے کوئی تعلق نہیں۔ یعنی اگر دس سال سے پہلے کوئی آدمی فوت ہو جاتا ہے تو اس دنیوی زندگی میں جو سال اس کے بعد آتا ہے اس کا مرنے والے کے حال کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ اس کا حال تو وہ نہیں بنے گا لیکن ایک ایسا مستقبل ہے جو ہر حال میرا تیرا حال بنتا ہے (گو دنیا کا ہر مستقبل میرا تیرا حال نہیں بنتا۔ یعنی بیس سال کے بعد، تیس سال کے بعد یا پچاس سال کے بعد یا سو سال کے بعد کا جو زمانہ ہے وہ حال کی طرف حرکت تو کر رہا ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ وہ میرے حال کی طرف حرکت کر رہا ہو یہ کوئی اور آدمی ہوگا جس کے حال کی طرف وہ حرکت کر رہا ہوگا) لیکن ایک مستقبل ایسا بھی ہے کہ جو ہر حال میرا بھی حال بنتا ہے اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ اس حال میں سے انسان نے گزرنا ہے اور پھر گزرتے چلے جانا ہے۔ ایک لمحہ کے بعد دوسرا لمحہ آئیگا اور جو بعد کا لمحہ ہے وہ گویا حال کا لمحہ بن گیا اور پھر جو اس کے بعد کا لمحہ ہے وہ حال کا لمحہ بن گیا اور یہ وہ مستقبل ہے جو

اُخروی زندگی

کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ انسان نے مرنے کے بعد زندہ ہونا ہے اور پھر اس کے لئے ابدالآباد تک کا مستقبل ہے گویا نہ ختم ہونے والا زمانہ ہے بہرحال جو بھی وہ زمانہ ہے۔ ہم اس کی کنہ میں نہیں جا سکتے۔ ہم یہی کہتے ہیں کہ وہ زندگی انسانی تخیل میں نہیں آسکتی۔ لیکن اگر وہ زندگی زندگی ہے تو پھر ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ جس شکل میں بھی وہ زندگی ہے اس شکل میں ہی حال اور مستقبل پر محیط ہے اور اُخروی زندگی میں بھی جو مستقبل ہے وہ حال بن جائیگا۔ اس واسطے بعض لوگوں کا یہ خیال غلط ہے کہ اس وقت عمل نہیں کرنا پڑے گا۔ اخروی زندگی میں اعمال نہیں بجا لانے پڑیں گے یہ خیال غلط ہے اُخروی زندگی میں اعمال تو بجا لانے پڑیں گے۔ البتہ وہاں ابتلاء اور امتحان نہیں ہوں گے۔ اگر اخروی زندگی میں اعمال نہیں تھے تو ہمیں یہ دعا کیوں سکھائی گئی۔

رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا (التحریم:۹)

اے ہمارے رب ہمارے نور کو مکمل سے مکمل تر بناتا چلا جا۔ یہ بھی ایک عمل ہے۔ یعنی دعا بھی ایک عمل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ دعا تدبیر ہے۔

پس دعا بھی اور اللہ تعالیٰ کی حمد بھی ایک عمل ہے اللہ تعالےٰ کی

صفات کے جلوے

نظر آنے پر اس کی حمد کے ترانے گاتا بھی ایک عمل ہے۔ اللہ تعالےٰ کی صفات کے جلوے جب نظر آتے ہیں تو ان کا انسانی وجود پر ایک ردّ عمل ہوتا ہے یہ بھی ایک لحاظ سے عمل ہی ہے میں نے جان کر جسم نہیں کہا وجود کا لفظ بولا ہے کیونکہ جسم سے غلط فہمی کا امکان ہے۔ غرض فرد کے وجود میں جب الٰہی صفات کے جلوے رونما ہوں گے تو اس میں کوئی نئی تبدیلی ضرور پیدا ہوگی۔ چنانچہ اُخروی دنیا میں اللہ تعالیٰ کے پیار کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور بھی زیادہ بڑھ جائے گی۔ انسان اللہ تعالیٰ کی اور بھی زیادہ حمد کریگا اور یہ تبدیلی خود ایک عمل ہے پھر یہ تبدیلی ایک اور عمل کی طرف لے جانیوالی ہے یہ حالت ایک اور خوشکن حسین اور خدا تعالیٰ کے احسانوں سے بھرے ہوئے مستقبل کی طرف لے جا کر ان کو حال میں تبدیل کرنے والی ہے۔

پس ہم مستقبل کو دونوں طرح سے دیکھتے ہیں۔ ایک یہ کہ ہمارا حال مستقبل کو اپنی RIN (رِنگ) یعنی چھلا کے اندر لے کر خود میں سمیٹے آگے ہی آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے اور دوسرے یہ کہ ہم اپنی جگہ پر کھڑے ہیں اور مستقبل ہماری طرف بڑھ رہا ہے۔

غرض وہ مستقبل جو ہر حال میرا بھی اور آپ میں سے ہر ایک کا حال بنتا ہے۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ۔

اور پھر دوسرے درجے پر تنزل کے ساتھ اس دنیا میں اس زندگی کا حال ہے۔

بہرحال ہمیں اپنے مستقبل کی فکر بھی مستقبل کو سنوارنے کے لئے اور مستقبل کو خوش کن اور خوشحال بنانے کیلئے اور مستقبل کو زیادہ منور بنانے کے لئے مستقبل کو زیادہ مسرتوں اور لذتوں کا موجب بنانے کیلئے اور مستقبل کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو زیادہ مقدار میں زیادہ کثرت کے ساتھ اور زیادہ حسن کے ساتھ حاصل کرنے کے لئے خود کو اہل بنانے کی کوشش کرتے رہنا چاہیئے

ہماری زندگی کا ایک شعبہ ازدواجی تعلقات کا ہے۔ ویسے ہماری زندگی کے تعلقات تو بے شمار ہیں اور حقیقت تو یہ ہے کہ اگر ہر انسان کا دوسرے انسان پر حق ہے اور ہمیں سمجھنا ہوں کہ یہ ایک حقیقت ہے تو پھر یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ کروڑوں اربوں انسانوں کے آپس میں تعلقات بنا دیئے گئے ہیں۔ ان تعلقات میں سے ایک ازدواجی تعلق بھی ہے۔ اس کے متعلق بھی اسلام نے

بڑی واضح ہدایات

دی ہیں کیونکہ یہ ایک بڑا ہی قریب کا تعلق ہے اور پیوستگی کا تعلق ہے۔ اس رشتہ کا تعلق صرف فرد کے ساتھ یعنی میاں کا بیوی کے ساتھ یا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیوی کا میاں کے ساتھ ہی نہیں بلکہ خاندان کے ساتھ بھی اس کا تعلق ہے۔ پھر ایک خاندان کا دوسرے خاندان کے ساتھ اس کا تعلق ہے پھر ایک علاقہ کا دوسرے علاقے کے ساتھ اس کا تعلق ہے پھر مذہبی خیالات اور اعتقادات کے ساتھ بھی اس کا تعلق ہے اسی لئے جماعت احمدیہ میں جو شادیاں قرار پاتی ہیں ہمیں ان کے متعلق بڑا فکر رہتا ہے اور ہماری ہمیشہ یہ دعا ہوتی ہے کہ خدا کرے ہمارے احمدی نوجوان (مرد بھی اور عورتیں بھی) وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ کی اس الٰہی ہدایت کی روشنی میں نہ صرف خود اپنے مستقبل کو سنواریں بلکہ اپنے بچوں کے مستقبل کو بھی سنوارنے کے لئے اپنے حال کو قربانیوں سے معمور کر دیں۔

پس اللہ تعالیٰ نے آیہ کریمہ کے اس چھوٹے سے ٹکڑے میں فرمایا۔ مومنو! تم اپنے

مستقبل کا خیال رکھو

اسی میں تمہاری بھلائی اور بہتری ہے اور یہ حقیقت ہے جیسا کہ میں نے مختصراً بعض تفاصیل بیان کر کے آپ کو بتایا ہے اب آج جن نکاحوں کا اعلان ہونے والا ہے۔ دو سال پہلے تو یہ مستقبل تھا مگر آج عملاً نکاح ہو جانے پر وہ حال بن گیا ہے کیونکہ ان کا آپس میں ایک تعلق پیدا ہو گیا ہے لیکن ہر وہ شخص جو آج اپنی بیوی کا خاوند بنا ہے اس نے دو سال پہلے بہرحال خاوند بننا تھا اس کو اپنی ہونیوالی بیوی کا علم ہوتا یا نہ ہوتا۔ غرض آج کے ان رشتوں کے طے پا جانے پر دو سال پہلے کا جو مستقبل تھا وہ جب آج کا حال بنا تو خدا تعالیٰ کی یہ شان دیکھو کہ مجلس مشاورت کے کام کی جو کوفت تھی مجھے بھی اور آپ کو بھی اس کوفت کو دور کرنے کیلئے اور اس کوفت سے توجہ ہٹانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بے انتہا فضلوں سے اتنی بڑی خوشیاں ہماری جھولیوں میں ڈال دی ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

بعد ازاں حضور نے نکاحوں کا اعلان فرمایا جن کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) محترمہ امۃ الرشید صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالرحیم خان صاحب ربوہ کا نکاح محترم عبدالشکور صاحب جاوید ابن مکرم چوہدری عبدالجلیل خان صاحب کے ساتھ تین ہزار روپے حق مہر پر۔

(۲) محترمہ صبیحہ ناصرہ صاحبہ بنت مکرم منظور احمد خان صاحب وجوہ کا نکاح محترم عبدالغفور صاحب نسیم ابن مکرم عبدالرشید صاحب انور ہدوملی کے ساتھ چار ہزار روپے حق مہر پر۔

(۳) محترمہ آمنہ پروین صاحبہ بنت چوہدری عبدالرحمان صاحب خاکی ربوہ کا نکاح محترم نسیم احمد صاحب اقبال ابن مکرم چوہدری فضل الٰہی صاحب ربوہ کے ساتھ تین ہزار روپے حق مہر پر

(۴) محترمہ امۃ المتین صاحبہ بنت مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ کا نکاح مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب باجوہ ابن مکرم چوہدری نصر اللہ خان صاحب ضلع ساہیوال کے ساتھ پانچ ہزار روپے حق مہر پر

(۵) بشریٰ ظفر صاحبہ بنت مکرم کرنل محمد ظفر اللہ خان صاحب لاہور چھاؤنی کا نکاح مکرم کلیم احمد خان صاحب ابن مکرم رشید احمد خان صاحب ملتان سے آٹھ ہزار روپے حق مہر پر۔

(۶) محترمہ نزہت سعدیہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری سعد الدین صاحب مرحوم کھاریاں کا نکاح چوہدری منیر مسعود صاحب ابن مکرم چوہدری نور الدین صاحب مرحوم ساہیوال کے ساتھ آٹھ ہزار روپے حق مہر پر۔

(۷) محترمہ قدسیہ نسرین صاحبہ بنت مکرم ملک نعیم احمد صاحب ساہیوال کا نکاح مکرم ملک لطیف احمد صاحب ابن مکرم ملک صدیق احمد صاحب مرحوم دیپالپور ضلع ساہیوال سے پانچ ہزار روپے حق مہر پر

(۸) محترمہ نسیم صاحبہ بنت مکرم عبدالرحیم خان صاحب مرحوم گوجرانوالہ کا نکاح محترم مجیب اللہ خان صاحب ابن مکرم حبیب اللہ خان صاحب ربوہ سے بارہ ہزار روپے حق مہر پر۔

(۹) محترمہ مسعودہ عزیزہ صاحبہ بنت چوہدری عزیز احمد صاحب مرحوم ربوہ کا نکاح محترم رفیع اللہ صاحب ابن مکرم چوہدری برکت اللہ صاحب ربوہ سے تین ہزار روپے حق مہر پر۔

(۱۰) محترمہ ساجدہ باجوہ صاحبہ بنت مکرم رشید احمد صاحب باجوہ دنازید کا نکاح محترم داؤد احمد صاحب مہار ابن مکرم چوہدری غلام اللہ صاحب پوہلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ سے دس ہزار روپے حق مہر پر

(۱۱) محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد شریف احمد صاحب ٹیکسلا کا نکاح محترم چوہدری عبدالحی صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب چک ۳۹۷ ج ب لائلپور سے پانچ ہزار روپے حق مہر پر۔

(۱۲) محترمہ طلعت نسرین صاحبہ بنت چوہدری فضل الدین صاحب ربوہ کا نکاح محترم عبدالہادی صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالہادی صاحب رحیم یار خاں سے پانچ ہزار روپے حق مہر پر۔

ایجاب و قبول کے بعد حضور نے حاضرین سمیت ان تمام رشتوں کے بہت بابرکت اور ہر لحاظ سے خوشیوں اور خوشحالیوں کا باعث بننے کے لئے لمبی دعا کرائی۔

قول سدید بہت سی بھلائیوں کا منبع اور سرچشمہ بنتا ہے

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

مورخہ ۱۵ شہادت ۱۳۵۱ ہش بمطابق ۱۵ اپریل ۱۹۷۲ء بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ اس موقعہ پر حضور نے جو مختصر خطبہ نکاح ارشاد فرمایا وہ درج ذیل ہے۔

خطبہ مسنونہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے فرمایا:۔

"اسلام میں عمل صالح اور قول سدید سے بڑھ کر عمل طیب کی ہدایت کی گئی ہے قول سدید بہت سی بھلائیوں کا منبع اور سرچشمہ بنتا ہے بعض لوگ عادتاً کچھ بات کرتے ہیں مگر اسلام ہمیں سچی بات کرنے کا حکم ہی نہیں دیتا بلکہ کہتا ہے کہ صرف سچی بات کہہ دینے پر اکتفا نہیں کرنا بلکہ ایسی سچی بات کرنی ہے جو صاف اور سیدھی ہو یعنی جس کے اندر کوئی کجی یا رخنہ نہ ہو یا جس کے نتیجہ میں کوئی کجی یا رخنہ پیدا نہ ہوتا ہو۔ یہ گویا

قول سدید

کا دوسرا پہلو ہے جس کی رو سے ایک بے تکلف، صاف گو اور کھلی بات کرنے والا شخص اپنے ماحول میں پاکیزگی اور خوشحالی کے سامان پیدا کرتا ہے۔ اجتماعی زندگی کی ابتداء چونکہ خاندان سے ہوتی ہے اور خاندان کی ابتداء میاں بیوی کے ازدواجی تعلق سے ہوتی ہے اس لئے نکاح کے موقعہ پر جو آیات تلاوت کی جاتی ہیں ان میں میاں بیوی کو ایک حکم یہ دیا گیا (ویسے اس کا اطلاق آپس کے دوسرے تعلقات پر بھی ہوتا ہے) کہ تم سدید قول سے اپنی ازدواجی زندگی کو شروع کرو۔ اگر تم اس ہدایت پر قائم رہو گے اللہ تعالیٰ تمہارے لئے بھی اور تمہاری نسل کے لئے بھی خوشحالی کے سامان پیدا کر دے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سیدھی سادی، بے تکلف اور بغیر کسی کجی کے بات کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی رضا کی جنتوں میں داخل کرے اور ہر قسم کی خوشحالیاں نصیب فرمائے۔

اس وقت میں دو نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ ایک نکاح تو عزیزہ تسلیم حمید صاحبہ کا ہے جو مکرم و محترم قاضی عبدالحمید صاحب ایڈووکیٹ لاہور کی صاحبزادی ہیں۔ ان کا نکاح دس ہزار روپے حق مہر پر عزیزم مکرم مجیب الرحمان صاحب درد جو مکرم محترم مولانا عبدالرحیم صاحب درد مرحوم کے صاحبزادہ ہیں کے ساتھ قرار پایا ہے ہر دو کے خاندان سلسلہ احمدیہ کے پرانے خادم خدا تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے اور ہماری

دعاؤں کے حقدار

ہیں۔ خدا کرے کہ پہلوں نے جو فضل حاصل کئے اور جس رنگ میں حاصل کئے یہ بھی اور ان سے چلنے والی نسلیں بھی اسی رنگ میں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور اس کے فضلوں کو پانیوالی ہوں۔

دوسرا نکاح عزیزہ رفیعہ بشریٰ صاحبہ کا ہے جو مکرم و محترم میاں محمد اسماعیل صاحب مرحوم ربوہ کی صاحبزادی ہیں اور ان کا نکاح ایک ہزار روپے حق مہر پر عزیزم مکرم غلام مصطفیٰ خان صاحب کیساتھ قرار پایا ہے مکرم غلام مصطفیٰ خان صاحب مکرم و محترم محمد منشی خان صاحب مرحوم بیرپانوالہ ضلع سیالکوٹ کے صاحبزادے ہیں مکرم و محترم محمد منشی خان صاحب مرحوم بڑے لمبے عرصہ تک معلم اصلاح و ارشاد رہے ہیں۔ میں ان کو جانتا ہوں۔ مرحوم بڑے مخلص، فدائی، بے نفس، زبان میں اثر رکھنے والے اور کامیاب دیہاتی مبلغ تھے۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بھی باقی دوسرے احمدی رشتوں کی طرح بہت بابرکت کرے۔

ایجاب و قبول کے بعد حضور نے ان رشتوں کے بابرکت ہونے اور ثمرات حسنہ کا موجب بننے کے لئے حاضرین سمیت لمبی دعا کرائی۔

([illegible])

قائدین چندہ ماہ اپریل جلد بھجوائیں۔ ۲۰ ماہ حال گذر چکی ہے۔ (مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے
۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۸۰۰

میں فاطمہ بیگم زوجہ محمد یوسف صاحب پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت اپریل ۱۹۵۰ء ساکن بشیر آباد فارم ضلع حیدر آباد سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر مبلغ ۳۲/- روپے وصول شدہ
۲۔ ۳ عدد طلائی انگوٹھیاں ۱/۲ ۱ تولہ مالیتی ۲۰۰/-
۳۔ گلوبند ۱/۲ ۲ تولہ ۵۰۰/-
۴۔ ۴ عدد چوڑیاں ۱/۲ ۲ تولہ ۵۰۰/-
۶۔ بالیاں ۱/۲ تولہ ۱۰۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: فاطمہ بیگم زوجہ محمد یوسف صاحب اکونٹنٹ بشیر آباد فارم ضلع حیدر آباد سندھ۔
گواہ شد: محمد یوسف خاوند موصیہ
گواہ شد: عنایت اللہ خان خلیل مربی سلسلہ۔

مسل نمبر ۲۰۸۰۱

میں نسیم بیگم زوجہ حاجی سلطان احمد صاحب قوم زمیندار پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نارنگ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۲/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر ۱۰۰۰/- روپے بذمہ خاوند
۲۔ دو عدد طلائی بالیاں وزنی ایک تولہ قیمتی ۱۸۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: نسیم بیگم زوجہ حاجی سلطان احمد صدر جماعت احمدیہ نارنگ منڈی۔ ضلع شیخوپورہ
گواہ شد: حاجی سلطان احمد ولد اللہ جوایا۔ نارنگ
گواہ شد: صوفی احمد دین ولد شہاب دین صاحب نارنگ

مسل نمبر ۲۰۸۰۲

میں نور خان ولد محمد بخش صاحب قوم راجپوت پیشہ زمینداری عمر ۷۲ سال بیعت ۱۹۲۸ء ساکن چک ۱۸ بہوڑو ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

زرعی اراضی ۲۸ ایکڑ واقع چک ۱۸ بہوڑو ضلع شیخوپورہ مالیتی ۸۴۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد: چوہدری نور خان چک ۱۸ بہوڑو ضلع شیخوپورہ
گواہ شد: محمد حق ولد شیخ محمد چک ۱۸ بہوڑو ضلع شیخوپورہ۔
گواہ شد: چوہدری مراد علی امیر جماعت احمدیہ چک ۱۸ بہوڑو ضلع شیخوپورہ۔

(باقی)

ہمارے زمیندار حضرات توجہ فرمائیں

ہمارے مخلص دوست مکرم مبارک احمد و برکات احمد صاحبان دارینگ گلگت آزاد کشمیر سے تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہماری نو خرید زمین کی پہلی آمد پر مبلغ یک صد روپیہ بمد تعمیر مساجد (ممالک بیرون) ارسال خدمت ہے۔ دعا فرماویں اللہ تعالیٰ یہ زمین ہماری ترقی و خوشحالی کا باعث بنائے اور اس کی پیداوار میں اللہ تعالیٰ برکت دے۔ آمین"

قارئین کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ان مخلص بھائیوں کی نیک توقعات کو پورا کرکے ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

ہمارے دیگر زمیندار حضرات کو بھی چاہیئے کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمودہ لائحہ عمل کے مطابق اپنی کمائی میں سے زیادہ سے زیادہ تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے فنڈ میں حصہ لے کر حسنات دارین حاصل کریں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

مینجر کی ضرورت

مجھے اپنی زرعی چھ سو ایکڑ زمین جو سندھ میں واقع ہے کے لئے ایک تعلیم یافتہ، تجربہ کار، محنتی اور دیانتدار مینجر کی ضرورت ہے عمر چالیس سال سے زیادہ نہ ہو۔ تندرست معاملہ فہم ہو اور انتظامی قابلیت کا مالک ہو۔ خواہش مند اپنے کوائف کے ساتھ اور کم از کم کتنی تنخواہ وہ لیں گے مجھے مندرجہ ذیل پتہ پر لکھیں۔ اپنی درخواست کے ساتھ دو ایسے اشخاص (معتبر) کا نام بھی لکھیں جن سے ان کے متعلق انکوائری کی جاسکے۔ مینجر کو زمین پر ہی رہنا ہوگا اور رہائش کا انتظام میرے ذمہ ہوگا۔

شیخ رحمت اللہ۔ دی ایسٹرن ٹریڈرز لمیٹڈ ۱۴۰۔ ایم اے جناح روڈ کراچی ۲

اعلاناتِ دار القضاء

۱۔ مکرم عبدالمغنی زاہد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری عبدالمومن صاحب کاٹھ گڑھی کارکن نظارت زراعت صدر انجمن احمدیہ کا مورخہ ۱۳/۱/۷۲ کو انتقال ہو چکا ہے۔ مرحوم کی امانت ذاتی صدر انجمن احمدیہ کھاتہ ۱۲۳۲/(۲۶۹-۱۳۹) میں مبلغ ۱۵۰/۶۵ روپے جمع ہیں۔ اور اسی طرح امانت تحریک جدید میں کھاتہ (۴۴۱۵-۲۶)/۲۳۶ میں مبلغ ۳۷۶/۹۱ روپے جمع ہیں ہر دو رقوم مسماۃ امۃ اللہ بیگم صاحبہ بیوہ عبدالمومن صاحب مرحوم کو ادا کر دی جائیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارث ہیں، ان کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض نہیں ہے: حمیدہ طیبہ صاحبہ ۲۔ حلیمہ طاہرہ صاحبہ ۳۔ خیر النساء صاحبہ ۴۔ امۃ اللہ بیگم صاحبہ۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

۲۔ مکرم سید محمود عالم صاحب مرحوم کے مندرجہ ذیل ورثاء (۱) سید محمد احمد (۲) سید رشید عالم (۳) میمونہ (۴) بشریٰ (۵) حمیدہ (۶) عاطفہ نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والد مکرم سید محمود عالم صاحب کا مورخہ ۲۶/۲/۶۸ کو انتقال ہو چکا ہے۔ مرحوم کی امانت ذاتی کھاتہ ۲۲۵۵/(۸۵-۱۲۱) صدر انجمن احمدیہ میں مبلغ ۱۴۴/۶۱ روپے جمع ہیں۔ یہ رقم محترمہ عاطفہ صاحبہ بنت سید محمود عالم صاحب زوجہ عبدالشکور صاحب کو ادا کر دی جائے مرحوم کے دیگر ورثاء کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض نہیں ہے

لہذا استدعا ہے کہ امانتی رقم ۱۴۴/۶۱ روپے محترمہ عاطفہ صاحبہ کو ادا کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ۔ پاکستان)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

قارئین نوٹ فرمالیں کہ ماہ اپریل چھٹا مہینہ ہے اس کے اختتام تک نصف بجٹ پورا ہو جانا چاہیئے
مہتمم مال انصار اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام کے تحت

نائیجیریا کی نارتھ ویسٹرن سٹیٹ میں فضل عمر احمدیہ سیکنڈری سکول کے سنگِ بنیاد کی تقریب

تقریب میں اعلیٰ سرکاری حکام اور اکابرینِ شہر کی شمولیت اور جماعت احمدیہ کی بے لوث تعلیمی خدمات کا اعتراف

نائیجیریا کی نارتھ ویسٹرن سٹیٹ میں گوساؤ ایک اہم شہر ہے جو زیادہ تر مسلم آبادی پر مشتمل ہے اس شہر میں گزشتہ سال نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم کے تحت فضل عمر احمدیہ سیکنڈری سکول کا قیام عمل میں آیا تھا جو اس سکیم کے تحت نائیجیریا میں پہلا سکول تھا اس سکول کی مستقل عمارت کی تعمیر کے لئے حکومت کی طرف سے ایک وسیع و عریض قطعہ زمین حاصل کیا گیا اور نقشہ تیار کروا کر اس کی تعمیر کا کام شروع کر دیا گیا تا کہ اس سال کی کلاسز اسی عمارت میں شروع ہو سکیں۔ سکول کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے مکرم جناب عثمان فاروق گورنر نارتھ ویسٹرن سٹیٹ سے درخواست کی گئی کیونکہ اس سکول کے قیام میں ان کی ذاتی دلچسپی کا بہت دخل تھا انہوں نے سکول کی تعمیر پر خوشی کا اظہار فرمایا مگر اپنی مصروفیات کے پیش نظر اپنی طرف سے کمشنر تعلیم الحاج ابراہیم گوساؤ کو نمائندہ مقرر فرمایا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب کی تاریخ ۲۲ مارچ مقرر کی گئی۔ اس موقع پر ایک کارڈ چھپوا کر معززین کو شرکت کی دعوت دی گئی۔ پنڈال کو جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا۔ تقریب کا وقت پانچ بجے شام مقرر تھا۔ چنانچہ مہمان خصوصی کی آمد سے قبل حکومت کے حکام اور معززین شہر جمع ہو گئے جن میں وزارت تعلیم کے پرماننٹ سیکرٹری الحاج محمد بلو چیف ایجوکیشن آفیسر۔ انچارج ٹیچر ٹریننگ سکولز۔ انچارج پلاننگ کونسل لوکل اتھارٹی آف سوکوٹو (SOKOTO) جو سلطان آف سوکوٹو کے صاحبزادے ہیں) ملٹری کمانڈنگ آفیسر گوساؤ (GUSAU) سکاؤٹ کمشنر۔ سکولوں کے پرنسپلز اور دیگر اکابرین شہر شامل تھے۔

مہمان خصوصی مکرم الحاج محمد ابراہیم گوساؤ کمشنر تعلیم ٹھیک پانچ بجے تشریف لائے ان کی تشریف آوری پر مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد نامزد امیر و مشنری انچارج اور مکرم وسیم احمد صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول نے ان کا استقبال کیا۔ اس موقع پر سکول کے سکاؤٹس نے جناب کمشنر صاحب کی خدمت میں گارڈ آف آنر پیش کیا۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو سکول کے ایک طالب علم نے کی بعدہٗ سکول کے طلباء نے عربی میں جناب کمشنر صاحب کو خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد مکرم پرنسپل صاحب نے مہمان خصوصی کا تعارف کرایا۔ اور اس تقریب کی غرض و غایت مختصر طور پر بیان کی اس کے بعد مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد نے مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری امیر و مشنری انچارج کا لکھا ہوا ایڈریس پڑھ کر سنایا جس میں انہوں نے جناب گورنر صاحب اور نارتھ ویسٹرن سٹیٹ کے سرکاری عہدیداران کے تعاون اور امداد کا شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ جماعت احمدیہ یہ کام محض انسانی ہمدردی کے نقطہ نظر سے سرانجام دے رہی ہے۔ تا کہ اس علاقہ کے لوگوں میں دینی اور دنیوی علم کی روشنی زیادہ سے زیادہ پھیلائی جا سکے۔

اس خطاب کے بعد مکرم پرنسپل صاحب نے اپنے استقبالیہ ایڈریس میں سکول کے آئندہ پروگرام کو تفصیل سے بیان کیا اور بتایا کہ نقشہ میں ایک وسیع اور جامع پروگرام مدنظر رکھا گیا ہے تا کہ یہ سکول آئندہ اس علاقہ کی زیادہ سے زیادہ تعلیمی ضرورت کو پورا کر سکے۔ آپ نے آخر میں امید ظاہر کی کہ سکول کی تعمیر و ترقی میں مقامی حکام کا تعاون ہمیشہ ان کو حاصل رہے گا۔

آخر میں کمشنر صاحب نے استقبالیہ ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے سکول کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب میں شرکت پر نہایت مسرت کا اظہار کیا اور اس سٹیٹ میں تعلیم کی ترقی کے لئے احمدیہ مشن کی مساعی کو سراہا۔ آپ نے طلباء کو نصیحت فرمائی کہ وہ اپنے زمانہ تعلیم میں اس ادارہ سے پورا استفادہ کریں تا کہ وہ آئندہ چل کر ملک و قوم کے مفید شہری بن سکیں۔

اس کے بعد سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب ہوئی۔ سب سے پہلے جناب کمشنر صاحب نے اس کے بعد مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد نے ایک ایک بلاک نصب کر کے بنیاد رکھی۔

اس کارروائی سے فارغ ہو کر جناب کمشنر صاحب نے یادگاری تختی کی نقاب کشائی کی آخر میں طلباء نے نائیجیریا کا قومی ترانہ پیش کیا جب کہ تمام حاضرین کھڑے رہے۔

آخر میں مولوی محمد اجمل صاحب شاہد نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی محکمہ اطلاعات کا عملہ اس تقریب کی کارروائی میں شامل ہوا اور متعدد فوٹو لئے۔ اس تقریب میں شمولیت کے لئے کانو کی جماعت کی نمائندگی مکرم چیئرمین صاحب الحاج نشو۔ مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب۔ مکرم رفیق احمد صاحب نائب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول کانو اور الحاج ظفر اللہ الیاس صاحب نے کی۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سکول کی جلد تعمیر کے سامان مہیا فرمائے۔ اور یہ سکول اس علاقہ میں علم کی روشنی کا منبع ثابت ہو۔

(منیر احمد عارف انچارج مشنری نارتھرن سٹیٹس نائیجیریا)

تقریب شادی

مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۷۲ء کو مکرم رفیع اللہ صاحب ابن مکرم (حاجی) برکت اللہ صاحب (ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر) کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کا نکاح ۲ اپریل کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے عزیزہ مسعودہ بیگم بنت منشی عزیز احمد صاحب مرحوم سے پڑھا تھا۔

اگلے روز ۱۷ اپریل کو مکرم برکت اللہ صاحب نے اپنے مکان واقع محلہ دار الرحمت شرقی پر دعوت ولیمہ کا انتظام کیا جس میں بہت سے بزرگان سلسلہ و احباب شامل ہوئے محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔

عزیزم رفیع اللہ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت ماسٹر قادر بخش صاحب کے پوتے اور حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب درد مرحوم کے بھتیجے ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

ربوہ میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ ۲۷/۴/۷۲ بروز جمعرات بوقت صبح ۸ بجے مسجد مبارک ربوہ میں جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد ہو رہا ہے۔

جملہ اہل ربوہ سے التماس ہے کہ وہ بروقت جلسہ میں شامل ہو کر فائدہ اٹھائیں۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہو گا۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

خریداران الفضل کیلئے

ضروری اعلان

مورخہ ۲۷/۴/۷۲ کے بعد اگر کسی خریدار کو بذریعہ ایجنٹ الفضل کا پرچہ نہ ملے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ آپ کے ایجنٹ صاحب نے الفضل کا بل ادا نہیں کیا اور نہ بقایا رقم ادا کی ہے اور نہ ادائیگی سے متعلق کوئی تسلی بخش جواب دیا ہے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

مجلس نصرت جہاں کا ٹیلیفون نمبر

دفتر مجلس نصرت جہاں ربوہ میں نیا ٹیلی فون ۱۷ اپریل ۱۹۷۲ء سے لگ گیا ہے جس کا نمبر ۵۹۰ ہے۔

یہ دفتر خلافت لائبریری کی پرانی عمارت میں منتقل ہو چکا ہے اس عمارت میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری حدیقۃ المبشرین اور مکرم مولوی ابو المنیر نورالحق صاحب مینیجنگ ڈائریکٹر ادارۃ المصنفین و نصرت پرنٹرز پبلیشرز لمیٹڈ و ادارہ طباعت و اشاعت قرآن عظیم کے دفاتر بھی ہیں ان سب سے رابطہ اسی ٹیلی فون نمبر ۵۹۰ کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷